زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے!

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی کی وفاتِ حسرت آیات

۱۶ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ بروز منگل مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء میرے بڑے بھائی اور محمد اقبال کیلانی کے والد حافظ محمد ادریس صاحب کیلانی نے رات کے ایک بجے کے قریب عمر ہسپتال لاہور میں، ۷۳ سال کی عمر میں اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحوم ایک علمی اور دیندار گھرانہ کے چشم و چراغ تھے۔ جائے پیدائش کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ ہے۔ پرائمری تک مقامی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کو والدِ مرحوم مولوی نور الٰہی صاحب نے دینی تعلیم کے حصول کی غرض سے جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخل کیا۔ یہاں آپ نے چار پانچ سال تک دینی تعلیم حاصل کی اور مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی رحمہ اللہ اور مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف رحمہ اللہ جیسے شفیق استادوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ یہاں سے فراغت کے بعد اپنے آبائی گاؤں ہی میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا اور تادمِ زیست اس سلسلہ کو پوری مستقل مزاجی سے نبھاتے رہے۔

آپ کے اندازِ بیان میں ایک قدرتی تاثیر تھی، جس کی وجہ سے لوگ آپ سے دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس گاؤں میں شیعہ بھی موجود ہیں اور بریلوی حضرات کا بھی خاصا زور ہے، مگر آپ کے علم و خلوص اور تقویٰ کا یہ اثر تھا کہ مخالفین بھی آپ کی ہمیشہ عزت ہی کرتے رہے۔ اس کی ایک دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کی تقریر کا انداز ہمیشہ مثبت ہوا کرتا تھا، جو مخالف کو برانگیختہ کرنے کے بجائے اسے غور و فکر کی دعوت دیتا تھا۔

ہمارا خاندانی پیشہ کتابت ہے۔ آپ نے بھی بطورِ پیشہ اسی فن کو اپنایا اور ایک اچھے خوشنویس کی حیثیت سے منظرِ عام پہ آئے۔ شروع شروع میں اردو کتابیں لکھنا شروع

کیں، بعد میں کئی عربی کتابیں بھی لکھیں۔ آپ ابتداء سے ہی ہفت روزہ الاعتصام اور مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ لاہور سے منسلک ہو گئے تھے، جن کے سرپرست مولانا عطاء اللہ صاحب حنیفؒ تھے۔ مولانا مرحوم کو اپنے اس شاگردِ خاص سے ویسے بھی گہری محبت تھی۔ ایک طویل عرصہ آپ "الاعتصام" کی کتابت کرتے رہے اور مکتبہ مذکور کی کئی مطبوعات کی کتابت کی، جن میں سے احسن التفاسیر، نسائی شریف اور مرعاۃ المفاتیح بالخصوص قابلِ ذکر ہیں۔ فنِ کتابت میں بھی آپ کے شاگردوں کا سلسلہ بہت وسیع ہے جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

آپ کی ذات میں ایک اور خداداد صلاحیت موجود تھی، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ کوئی شخص آپ کے سامنے کوئی بھی آیت پڑھتا تو آپ حافظِ قرآن نہ ہونے کے باوجود اسے بتلا دیتے تھے کہ یہ آیت فلاں پارہ اور فلاں سورت کے فلاں مقام پر ہے، بلکہ اس سے آگے بھی تھوڑی سی آیت پڑھ دیتے تھے۔ ہمارے والد مرحوم نے ایک دفعہ ہمیں بتلایا کہ مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفیؒ کہا کرتے تھے، میں نے دو آدمی ایسے دیکھے ہیں جو حافظ نہ ہونے کے باوجود حافظوں کی غلطیاں نکالتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہی ہمارے والد مرحوم (مولانا نور الٰہی صاحب) تھے اور دوسرے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ۔ اور ہمارے والد مرحوم کی یہ صلاحیت ہم چاروں بھائیوں میں سے بالخصوص برادرم محمد ادریس صاحب کو ودیعت ہوئی تھی۔ یہ اسی کا اثر تھا کہ جب آخری عمر میں آپ کی اولاد نے آپ کو فکرِ معاش سے آزاد کر دیا تو آپ نے اپنی پہلی فرصت میں حفظِ قرآن کی طرف توجہ کی اور ایک قلیل عرصہ میں قرآنِ مجید حفظ کر لیا، اور غالباً یہ پہلی مثال ہے کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد کسی نے قرآن حفظ کیا ہو۔

پھر یہ بات فقط قرآنِ کریم تک محدود نہ تھی، بلکہ جب بھی کوئی مسئلہ زیرِ بحث آتا، آپ بتلا دیتے کہ یہ بحث فلاں کتاب میں فلاں مقام پر موجود ہے اور اکثر آپ کی یادداشت درست ثابت ہوا کرتی تھی۔

جب آپ کی اولاد نے آپ کو فکرِ معاش سے آزاد کیا تو آپ ہمہ تن دین کی خدمت میں مصروف ہو گئے اور اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کر دیا۔ ہماری آبائی مسجد بہت پرانی اور خستہ حال ہو چکی تھی۔ اسے از سرِ نو تعمیر کرایا ــــ اس میں خاصی توسیع کی اور اسے جملہ لوازمات سے مزین کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا۔ اور اس مسجد میں شعبہ حفظ قائم کیا جس میں چار قاری حضرات

قرآنِ مجید کی خدمت پہ مامور ہیں۔ گاؤں کے نزدیک لاری اڈہ پہ ایک مسجد تیرہ[۱۳] مرلہ زمین پہ تعمیر کرائی اور اس کا انتظام سنبھالا۔ قریبی قصبہ علی پور چٹھہ میں ایک وسیع مسجد تعمیر کرائی اور اس کا انتظام وانصرام کیا۔ آج کل اس مسجد میں خطابت اور درس وتدریس کے فرائض برادرم اکرام اللہ ساجد (مدیر حرمین) سرانجام دے رہے ہیں۔ اس مسجد کو اللہ تعالیٰ نے جو شرف قبولیت بخشا ہے، وہ ہماری توقعات سے بڑھ کر ہے۔ علاوہ ازیں گاؤں میں ہی ایک اور وسیع منصوبہ زیرِ تکمیل تھا۔ آپ ۲ کنال اراضی پہ ایک وسیع مسجد اور لڑکوں کے لیے ایک جامعہ بنانا چاہتے تھے۔ ابھی مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاں بلالیا۔

علاوہ ازیں آپ نے ایک اور بڑی ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے محمد اقبال کیلانی (مقیم ریاض) نے حدیث پبلی کیشنز کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ مختلف موضوعات پر صحیح احادیث کو یکجا کر کے انھیں آسان پیرایہ میں عوام کے سامنے پیش کیا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو ایسی کتابوں کو مفت تقسیم کیا جائے۔ مثلاً کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم وغیرہ۔ اس سلسلہ کی آٹھ کتب اب تک شائع ہو چکی ہیں، بہت سے لوگ ان سے متعارف بھی ہیں، اور یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ جہاں تک تصنیف و تالیف کا تعلق تھا تو یہ کام محمد اقبال نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ اور مسودہ پر نظرِ ثانی کا کام، کتابت شدہ کاپیوں کی پروف ریڈنگ، ان کی کتابوں کو طبع کرانا اور پھر ان کی تقسیم کا بیشتر کام برادرم محمد ادریس برضا و رغبت سرانجام دیتے تھے۔ گویا کیلیانوالہ ہی اس ادارہ کا ہیڈ آفس تھا۔ انتہائی متقی، متدین، عابد و زاہد، شب زندہ دار، عالم باعمل تھے۔ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ لگاؤ تھا —— نفلی روزے کبھی نہ چھوڑے، علی الصبح اٹھ کر تہجد کی اذان دینا، تہجد کی نماز ادا کرنا، پھر نمازِ فجر کے بعد درس، اس کے بعد کچھ طالب علموں کو ترجمہ قرآن کا سبق دینا اور بعض دوسروں کو مشکوٰۃ کا سبق دینا آپ کا معمول بن گیا تھا۔ علاوہ ازیں آپ کا یہ عام اعلان تھا کہ جس طالب علم کو جس وقت بھی فرصت ہو، میں اسے پڑھانے کے لیے حاضر ہوں۔

انہی گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے آپ سے محبت اور عزت و وقار میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ جب وفات ہوئی تو کیا بچے، کیا بوڑھے، کیا مرد، کیا عورتیں، کیا رشتہ دار، اور کیا دوسرے، سب اس طرح رونے تھے کہ ان کی سسکیاں اور ہچکیاں تھمنے میں نہ آتی تھیں۔ آپ کا جنازہ دو بار پڑھا گیا۔ پہلی بار مولانا خالد صاحب گھر جاکھی اور دوسری بار حافظ عبدالرحمن صاحب مدنی نے پڑھایا۔ مقامی اور بیرونی حضرات کی ایک کثیر تعداد جنازہ میں شامل ہوئی، ان کے

بڑے صاحبزادے محمد اقبال کیلانی بھی ریاض (سعودی عرب) سے آکر شاملِ جنازہ ہوگئے تھے۔ چھوٹے دو بچے پہلے سے گھر میں موجود تھے۔ جبکہ آپ کے چوتھے بیٹے خالد کو چھٹی نہ مل سکی اور وہ وفات کے دوسرے روز سعودی عرب سے گھر پہنچ سکے۔ سب لوگ دل کی گہرائیوں سے آپ کے حق میں دعائے مغفرت کر رہے تھے :

اللّٰھم اغفر لہٗ وارحمہ وعافہٖ واعف عنہ وادخلہ الجنّة الفردوس واعذہ من عذاب القبر و من عذاب النّار۔ اٰمین یا ربّ العالمین۔

؎ ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ان کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور انھیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ رہا یہ سوال کہ یہ خلا کیسے پُر ہوگا؟ پُر ہوگا بھی یا نہیں؟ اور اگر ہوگا تو کب، کیسے اور کس قدر؟ یہ ایسے سوال ہیں جن کا جواب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بہرحال آپ کے بیٹے اس بات کے انتہائی آرزومند ہیں کہ آپ کے ہاتھوں جاری شدہ کام جاری رہنے چاہئیں۔ وہ اس کے لیے بھرپور کوشش بھی کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ کام ہم سب کے لیے آسان بنا دے۔ آمین! واللہ ولیّ التوفیق!

یہ عجیب حُسنِ اتفاق ہے کہ رئیس التحریر "محدث"، جناب علامہ محمد مدنی جنھیں آپ کی وفات کی کوئی اطلاع نہ تھی، اپنے بھائی حافظ عبدالحمید عامر مدیر جامعہ علوم اثریہ کے ہمراہ اسی روز مدیر محدث برادرم اکرام اللہ ساجد سے ملاقات کے لیے کیلیانوالہ پہنچے۔ گو آپ کو دو تین گھنٹوں کی تاخیر ہوگئی اور نمازِ جنازہ میں شرکت نہ کر سکے، تاہم آپ نے مرحوم کے صاحبزادہ محمد اقبال کیلانی سے تعزیت کی، مرحوم کے بارے اپنے تاثرات کا اظہار بڑے اچھے لفظوں میں کیا اور انھیں ان کی بے لوث دینی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسی نادرِ روزگار ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہیں ——— نیز یہ کہ :

ادارہ "محدث" مرحوم کے پس ماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ——— آمین یا ربّ العالمین!

———— ❖ ————